

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ



# مرزا طاہر کی

## دعوتِ مباہلہ کا جواب

حضرت علامہ مفتی محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ

### صدیقی ٹرسٹ



نسیم پلازا، نزد سید چوک نشتر روڈ کراچی ۷۴۸۰۰

صدیقی ٹرسٹ صدر بازار نشتر روڈ کراچی

UNIVERSAL NET  
\$ 50

# تبلیغ و اصلاح

تبلیغ و اصلاح کے لئے جہاد کے جذبہ کی ضرورت ہے مسلمان جو عبادت و طاعت کیلئے پیدا کیا گیا تھا، اب خود اپنی تعلیمات کو فراموش کر رہا ہے۔ اگر آپ اس کی ضرورت محسوس نہیں کریں گے تو الحاد، لادینی اور بے حیائی کا طوفان پوری قوم کو تباہ کر دے گا۔

اس امر کے باوجود کہ آپ نماز، روزہ اور شعائر اسلامی کے پابند ہیں تبلیغ کے فرض کفایہ کی ذمہ داری سے سبکدوش نہیں ہو سکتے۔

بنی اسرائیل کی تاریخ گواہ ہے کہ کوئی قوم ہلاکت سے محفوظ نہیں ہے۔ تا وقتیکہ وہ خود بھی عمل کرے اور اپنے بھائیوں کی اصلاح کیلئے بھی کوشش کرے۔ یہ آپ کا فرض ہے اس کا ذخیرہ اور صدقہ جاریہ میں حصہ لیجئے۔

ان رسائل کی اشاعت اور مفت تقسیم کے لئے تعاون کیجئے، خود شائع کیجئے یا اپنے عطیات ذریعہ بینک ڈرافٹ اور مٹی آرڈر صدیقی ٹرسٹ کے نام بھیجئے۔ آپ بھی اسلامی تعلیمات پر عمل کیجئے اور اپنی اولاد کو دین کی بنیادی تعلیم سے آراستہ کیجئے یہ ان کا حق اور آپ کا فرض ہے۔ اس کی جواب دہی آپ کے ذمہ ہے۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔ آمین

احقر زمان

محمد منصور الزماں صدیقی

خط و کتابت کے لئے پتہ

صدیقی ٹرسٹ

نسیم پلازا - نشتر روڈ نزد سبیلہ چوک کراچی ۷۵

## مرزا طاہر کے جواب میں

قادیانیوں میں جب مایوسی اور بے چینی کی لہر دوڑتی ہے تو ان کو مطمئن کرنے کیلئے قادیانی لیڈر کوئی نہ کوئی نیا شوشہ چھوڑنے کے عادی ہیں جس کا نتیجہ بالآخر ان کی مزید ذلت و سوائی کی شکل میں نکلتا ہے۔ حال ہی میں قادیانیوں کے لیڈر مرزا طاہر کی طرف سے ایک نئی حرکت مذہبی صادر ہوئی ہے اور وہ ہے دنیا بھر کے تمام مسلمانوں کو مباہلہ کا چیلنج۔ جس کا درج ذیل جواب راقم الحروف کی طرف سے مرزا طاہر کے نام بھیج گیا

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الْحَمْدُ لِلَّهِ وَسَلَامٌ عَلَىٰ عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفَىٰ

جناب مرزا طاہر احمد صاحب! سلام، علی من اتبع الهدی

گوشہ دنوں آپ کی طرف سے مباہلہ کا چیلنج شائع ہوا، میں اسے شاید لائق التفات نہ سمجھتا مگر طویل سفر سے واپسی پر ڈاک میں اس کی ایک کاپی موجود پائی جس میں بطور خاص مجھے مخاطب کیا گیا تھا۔ جس کا جواب بطور خاص مجھ پر لازم ہوا۔ اس لیے جواباً چند نکات عرض کرتا ہوں،

۱۔ سب سے پہلے اس پر آپ کا شکریہ ادا کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ اس ناکارہ کا نام دورِ حاضر کے سیکلہ کذاب مرزا غلام احمد قادیانی کے مخالفوں کی فہرست میں درج فرمایا۔ یہ دراصل بہت بڑا اعزاز ہے جسے قرآن کریم نے ان الفاظ میں ذکر فرمایا ہے :

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا مَنْ يَرْتَدَّ

مِنْكُمْ عَنْ دِينِهِ فَسَوْفَ يَأْتِي

اللَّهُ بِقَوْمٍ خَيْرٌ مِنْهُمْ وَخَيْرُونا

۲۔ ایمان والو جو شخص تم میں سے اپنے دین سے بھڑکے تو اللہ تعالیٰ بہت جلد ایسی قوم کو پیدا کر دے گا جن سے اللہ تعالیٰ کو محبت ہوگی اور

أَذَلَّتْهَا عَلَى الْمُؤْمِنِينَ أَعِزَّةً  
عَلَى الْكَافِرِينَ يُجَاهِدُونَ  
فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَا يَخَافُونَ  
لَوْمَةً لَّا بِعِذِّ ذَلِكَ فَضَّلَ اللَّهُ  
يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ وَاسِعٌ  
عَلِيمٌ

ان کو اللہ تعالیٰ سے محبت ہو گئی مہربان ہونگے  
وہ مسلمانوں پر تیز ہوں گے کافروں پر جہاد کرتے  
ہوں گے اللہ کی راہ میں اور وہ لوگ کسی ملامت  
کرنے والے کی ملامت کا اندیشہ نہ کریں گے یہ  
اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جس کو چاہیں عطا فرمائیں  
اور اللہ تعالیٰ بڑی وسعت والے ہیں بڑے علم  
والے ہیں۔

(المائدہ: ۵۴)

اس آیت کریمہ میں مرتدین سے مقابلہ کرنے والے حضرات کے چھ اوصافِ عالیہ بیان فرمائے ہیں۔  
اول یہ کہ وہ حق تعالیٰ شانہ کے محبوب بندے ہیں۔ دوم یہ کہ وہ حق تعالیٰ شانہ کے سچے محب اور عاشق  
ہیں۔ سوم یہ کہ وہ اہل ایمان کے حق میں نہایت پست اور متواضع ہیں۔ چہارم یہ کہ وہ اہل کفر کے مقابلہ  
میں نہایت سخت ہیں۔ پنجم یہ کہ وہ اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرتے ہیں اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر  
کا فریضہ بجالاتے ہیں۔ ششم یہ کہ وہ دین کے معاملہ میں کسی ملامت گر کی پروا نہیں کرتے۔ آخر میں فرمایا کہ  
حق تعالیٰ کا فضل خاص ہے جس کو چاہتے ہیں یہ فضل عطا فرمادیتے ہیں۔

اس آیت کریمہ کے اولین مصداق حضرت ابو بکر صدیق اور ان کے رفقاء رضی اللہ عنہم تھے جنہوں نے  
سلسلہ کذاب اور دیگر مرتدین کا مقابلہ کیا اور اس دور میں اس آیت کریمہ کا مصداق وہ حضرات ہیں جو سیرِ نبی  
مرزا غلام احمد قادیانی مرتد اور اس کی ذریت کا مقابلہ کر رہے ہیں۔ پس آپ کا اس ناکارہ کو مرزا غلام احمد قادیانی  
کے مخالفین میں شمار کرنا گویا اس امر کی شہادت ہے کہ یہ ناکارہ اس دور میں آیت کریمہ کا مصداق بنے ظاہر ہے  
کہ یہ اس ناکارہ کے بارے میں حق تعالیٰ شانہ کے فضلِ عظیم کی شہادت و بشارت ہے جس پر آپ کا بتنا  
شکر یہ ادا کروں کم ہے۔

یہ ناکارہ آنحضرت خاتم النبیین و سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کا دنیائے ترین اور نالائق ترین اتی ہے  
اور اپنی رُوسیا ہی و نالائق میں پوری امت محمدیہ علی صاحبہا الف الف صلوة و سلام ہیں شاید سب سے

بڑھ کر رہے۔ ہمارے حضرت امام العصر مولانا محمد انور شاہ کشمیری نور اللہ مرقدہ کے بقول:

کس نیست دریں امت تو آنکہ چوں احقر

باروئے سیاہ آمدہ و موئے زریری

ایسے نالائق و ناکارہ امتی کے لیے اس سے بڑھ کر کیا اعزاز ہو سکتا ہے کہ اسے یُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ کا مصداق بنا دیا جائے۔ آپ کی تحریر سے اس ناکارہ کو توبہ ہو گئی ہے کہ انشاء اللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اس ناکارہ و نالائق "باروئے سیاہ آمدہ و موئے زریری" امتی کی شفاعت فرمائیں گے۔

سے جب کبھی شوریدگان عشق کا ہوتا ہے ذکر

اے زہے قسمت کہ ان کو یاد آجاتا ہوں میں

بہر حال آپ نے مرزا قادیانی کے مخالفوں میں اس فقیر کا نام شامل کر کے مجھے بڑا اعزاز بخشا ہے۔ انشاء اللہ آپ کی یہ تحریر مجھے فردائے قیامت میں سبب شفاعت کا کام دے گی اس لیے آپ کے منہ میں گچی شکر۔

۲۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے رسالہ انجامِ آتھم میں اپنے اس عزم کا اظہار کیا تھا کہ آئندہ وہ علما کو مخاطب نہیں کرے گا۔ مرزا کے الفاظ یہ ہیں:

اليوم قضينا ما كان علينا من

التبليغات.... وازعنا ان

لانخطب العلماء بعد هذه

التوضيحات... وهذه منا

خاتمة المخاطبات (ص ۱۲۸)

ہمارے ذمہ جو تبلیغ فرض تھی آج ہم نے اس کا حق ادا کر دیا۔ اور اب ہمارا قصیدہ ہے کہ ان توضیحات کے بعد ہم علما کو مخاطب نہیں کریں گے اور یہ پہلی طرف سے مخاطبات کا خاتمہ ہے۔

جب مرزا قادیانی ۱۸۹۷ء میں وعدہ کر چکا تھا کہ آئندہ ہم علما کو خطاب نہیں کریں گے تو کیا نوے سال کے بعد یہ وعدہ۔ جو آپ کے عقیدے میں "وما ينطق عن الهوى ان هو الا وحي يوحى" کا مصداق تھا۔ منسوخ ہو گیا یا آپ کے نزدیک مرزا کے وعدے ذمہ اور قول فعل ایسے نہیں جن کی طرف التفات کرنا مرزا کی ذریت کے لیے ضروری ہو؟



۳۔ آپ نے علمائے امت کو مباہلہ کا چیلنج دیا ہے۔ مباہلہ دو فرقوں کے درمیان حق و باطل اور صدق و کذب کے جانچنے کا آخری معیار ہے۔ کیا آپ کے نزدیک ایک صدی کا عرصہ گزر جانے کے باوجود مرزا غلام احمد قادیانی کا صدق و کذب اب تک شبہ ہے کہ آپ اس کے لیے مباہلہ کرنے چلے ہیں؟ آپ کو یا آپ کی جماعت کو اب تک اس معاملہ میں اشتباہ ہو تو ہو لیکن الحمد للہ امت اسلامیہ کو اور امت کے اس نالائق ترین فرد کو مرزا قادیانی کے جھوٹا ہونے میں ادنیٰ سے ادنیٰ شبہ نہیں، امت اسلامیہ کا قطعی و اجماعی عقیدہ و ایمان ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنے والا بلا شک و شبہ جھوٹا، مرتد اور زندیق ہے اور وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد: "ثَلَاثُونَ كَذَّابُونَ كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ رَسُولُ اللَّهِ" کی صفت میں شامل ہے۔ حق تعالیٰ شانہ نے اپنی قدرت کا ملکہ اور حکمت بالغہ سے مرزا غلام احمد قادیانی سیلہ پنجاب کے جھوٹا ہونے پر ایسے بے شمار قطعی دلائل و شواہد جمع کر دیئے ہیں جن سے مرزا کا کذب آفتاب نصف النہار کی طرح عیاں ہو چکا ہے۔ ان دلائل کی روشنی میں مرزا کا کذاب ہونا کسی ایسے شخص پر مخفی نہیں رہ سکتا جس کے دل میں نور ایمان کی معمولی روشنی باقی ہو اور جس کی دل کی آنکھیں یکسر بند نہ ہو گئی ہوں۔ ہاں جو شخص ارشاد خداوندی: وَمَنْ كَانَ فِي هَذِهِ أَعْمَىٰ فَهُوَ فِي الْآخِرَةِ أَعْمَىٰ ۖ وَاضْلُمُ سَبِيلُهُ اور جو شخص دنیا میں اندھا رہے گا، سو وہ آخرت میں بھی اندھا رہے گا اور زیادہ راہ گم کردہ ہوگا

کا مصداق ہو اس کے لیے سیاہ و سفید اور صدق و کذب کے درمیان امتیاز ممکن نہیں۔ مرزا کے جھوٹ کے لیے یہی کافی ہے کہ اس نے اپنی نام نہاد وحی کے ذریعہ اعلان کیا تھا کہ محترمہ محمدی یگم کا آسمان پر اس سے نکاح ہو چکا ہے اور وہ ۸۸۸ء سے لے کر ۱۹۰۷ء تک اس نکاح کی منادی کرتا رہا۔ اور اسی نکاح کو پکا ثبوت کرنے کے لیے اس نے ضمیمہ انجام آتھم میں یہاں تک لکھ دیا، "یاد رکھو کہ اگر اس پیشگوئی کی دوسری جز پوری نہ ہوتی، یعنی محمدی یگم بیوہ ہو کر مرزا کے نکاح میں نہ آئی، تو میں ہر ایک بد سے بدتر ٹھہروں گا۔ اے احمقو! ایسا کافر انہیں۔ یہ کسی غیبت مفتری کا کاروبار نہیں۔ یقیناً سمجھو کہ خدا کا سچا وعدہ

ہے۔ وہی خدا جس کی باتیں نہیں ٹھٹھکیں، وہی رب ذو الجلال جس کے ارادوں کو کوئی روک نہیں سکتا۔“

ص ۵۴

ہمارا بھی ایمان ہے کہ خدا کی باتیں نہیں ٹھٹھکیں۔ اس کے سب وعدے سچے ہوتے ہیں۔ ان میں کبھی تخلف نہیں ہو سکتا اور اس کے ارادوں کو کوئی نہیں روک سکتا۔ لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ مٹیگوئی کی دوسری جز پوری نہیں ہوئی اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے محمدی سلیم کا سایہ دیکھنا بھی مرزا کو نصیب نہ ہوا جس سے قطعی طور پر ثابت ہوا کہ یہ خبیث مفتری مرزا غلام احمد قادیانی کا افسرہ تھا اور وہ اپنے اقرار کے بموجب ہر بد سے بدتر ہے۔ یہودی، نصرانی، ہندو، سکھ اور چڑھڑے چار بھی غیر مسلم ہیں، پڑے ہیں مگر مرزا باقر خود ان سے بھی بدتر ہے۔ کیا اس خدائی فیصلے اور مرزا کی اپنی تحریر کے بعد بھی مرزا کو جھوٹا، مفتری اور ہر بد سے بدتر ہونے میں کوئی شک رہ جاتا ہے؟ یہ میں نے صرف ایک مثال ذکر کی ہے۔ ورنہ اللہ تعالیٰ نے مرزا کو جھوٹا اور دُروسیاہ کرنے کے لیے سینکڑوں نہیں ہزاروں دلائل جمع کر دیئے۔

۴۔ دیگر دلائل کے علاوہ مرزا غلام احمد قادیانی نے لوگوں سے مباہلے بھی کیے جن کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ نے مرزا کا مسخ کذاب ہونا کھلے طور پر واضح فرمادیا، مثلاً:

الف: مرزا قادیانی نے ایک عیسائی پادری ڈپٹی آتھم سے پندرہ دن تک مناظرہ کیا۔ جب مرزا اپنے مضبوط صریح سے عہدہ برآ نہ ہو سکا تو جناب الہی سے فیصلے کا طالب ہوا، بقول اس کے خدا نے یہ فیصلہ کیا کہ دونوں فریقوں میں سے جو جھوٹ پر ہے وہ آج کی تاریخ (۵ جون ۱۸۹۳ء) سے پندرہ مہینے کے اندر ہادیہ میں گرایا جائے گا۔

اس مباہلہ کی مٹیگوئی کا اعلان کرتے ہوئے مرزا نے لکھا:

”میں اس وقت اقرار کرتا ہوں کہ اگر یہ مٹیگوئی جھوٹی نکلی، یعنی وہ فریق جو خدا تعالیٰ کے نزدیک جھوٹ پر ہے۔ پندرہ ماہ کے حصہ میں آج کی تاریخ سے بسزائے موت ہادیہ میں نہ پڑے تو میں ہر ایک مرزا کو اٹھانے کے لئے تاریخوں میں گراؤں گا۔“

رُوسیاہ کیا جاوے، میرے گلے میں رستہ ڈال دیا جاوے، مجھ کو پھانسی دیا  
جاوے ہر ایک بات کے لیے تیار ہوں۔“

میں دعا گزرتی گئی اور قادیانی امت کو یقین تھا کہ ان کے مسیح کذاب کی پیشگوئی کے مطابق آتھم پندرہ  
ہینے کے اندر ضرور مرجائے گا۔ کیونکہ مرزا نے یہ بھی لکھا تھا:

”اور میں اللہ جل شانہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ وہ ضرور ایسا ہی کرے گا، ضرور  
کرے گا ضرور کریگا، زمین و آسمان ٹل جائیں گے پر اس کی باتیں نہ ٹلیں گی۔“

لیکن جب میعاد میں صرف ایک رات باقی رہ گئی تو قادیان میں پوری رات شور قیامت برپا رہا۔  
اور سب مردوزن، چھوٹے بڑے اللہ تعالیٰ کے سامنے ناک رگڑتے ہوئے یہ بین کر رہے تھے کہ یا اللہ  
آتھم مرجائے۔ یا اللہ آتھم مرجائے اور سب کو یقین تھا کہ آج سورج طلوع نہیں ہوگا کہ آتھم مرجائے  
گا۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے آتھم کو مارنے کے لیے ٹونے ٹوٹکے بھی کیے اور چنے پڑھوا کر اندھے  
کنویں میں ڈلوائے لیکن ان تمام تدبیروں دعاؤں اور شور و غوغا کے باوجود اللہ تعالیٰ نے آتھم کو  
مرنے نہیں دیا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فعل سے ثابت کر دیا کہ:

مرزا قادیانی کی یہ پیشگوئی خدا کی طرف سے نہیں تھی بلکہ مرزا کا اپنا افتراء تھا۔

مرزا قادیانی اور ڈپٹی آتھم دونوں جھوٹے تو تھے ہی مگر مرزا، آتھم سے بڑا جھوٹا تھا۔  
اللہ تعالیٰ کی نظر میں مرزا قادیانی اس مرزا کا مستحق تھا جو اس نے خود اپنے قلم سے تجویز کی  
تھی۔ یعنی:

اس کو ذلیل کیا جائے۔

رُوسیاہ کیا جائے۔

اس کے گلے میں رستہ ڈالا جائے۔

اس کو پھانسی پر لٹکایا جائے۔

اور جو مرزا ممکن ہو سکتی ہے اس کو دی جائے۔



کیا اس خدائی فیصلے کے بعد بھی مرزا کو جھوٹا ثابت کرنے کے لیے کسی مبالغہ کی ضرورت رہ جاتی ہے؟

ب: ۱۰۔ از لقمہ ۱۳۱۰ء کو امرتسر کی عید گاہ کے میدان میں مرزا قادیانی نے حضرت مولانا عبدالحق غزنوی مرحوم و مغفور سے رُودر رُومبالغہ کیا۔ اس کا فیصلہ بھی اللہ تعالیٰ نے دے دیا کہ مرزا قادیانی حضرت مولانا موصوف کے سامنے ایڑیاں رگڑ رگڑ کر مر گیا۔ اور مولانا موصوف مرزا کے مرنے کے بعد بھی سلامت باکرامت رہے۔ کیا اس کے بعد بھی مرزا کو جھوٹا ثابت کرنے کے لیے کسی آسمانی شہادت کی ضرورت ہے؟

ج: ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء کو مرزا قادیانی نے حضرت مولانا شنار اللہ امرتسری قاضی قادیان کے خلاف مبالغہ کا اشتہار شائع کیا جس کا عنوان تھا: ”مولوی شنار اللہ صاحب امرتسری کے ساتھ آخری فیصلہ“ اس میں مرزا نے اللہ تعالیٰ سے نہایت تصریح و انتہال کے ساتھ گڑ گڑا کر مکرر کر رہے دماغ الجھائی تھی کہ ہم دونوں میں سے جو جھوٹا ہے وہ سچے کی زندگی میں ہلاک ہو جائے۔ ”مگر نہ انسانی ہاتھوں سے، بلکہ طاعون ویشہ و غیرہ امراضِ مہلک سے“ اور اس اشتہار میں مولانا مرحوم کو مخاطب کر کے مرزا نے لکھا:

”اگر میں ایسا ہی کذاب اور مغتری ہوں جیسا کہ آپ اپنے ہر ایک پرچے میں مجھے یاد کرتے ہیں تو میں آپ کی زندگی میں ہی ہلاک ہو جاؤں گا۔ کیونکہ میں جانتا ہوں کہ مُفسد اور کذاب کی بہت عمر نہیں ہوتی۔ اور آخر وہ ذلت اور حسرت کے ساتھ اپنے اشد دشمنوں کی زندگی میں ہی ناکام ہلاک ہو جاتا ہے، اور اس کا ہلاک ہونا ہی بہتر ہوتا ہے تاکہ وہ خدا کے بندوں کو تباہ نہ کرے۔

اور اگر میں کذاب اور مغتری نہیں ہوں۔ اور خدا کے مکالمہ اور مخاطبہ سے مشرف ہوں۔ اور یہ موعود ہوں تو میں خدا کے فضل سے اُمید رکھتا ہوں کہ سنت اللہ کے مطابق آپ کذبِ بن کی بنا سے نہیں بچیں گے۔

پس اگر وہ سزا جو انسان کے ہاتھوں سے نہیں بلکہ محض خدا کے ہاتھوں سے ہے جیسے طاعون، ہیضہ وغیرہ مہلک بیماریاں، آپ پر میری زندگی میں ہی وارد نہ ہوتیں تو میں خدا کی طرف سے نہیں۔  
یہ کسی الہام یا وحی کی بنا پر مشکوک تو نہیں۔ محض دعا کے طور پر میں نے خدا سے فیصلہ چاہا ہے۔“

اور اس اشتہار کے آخر میں مرزا قادیانی نے لکھا:

”بالآخر مولوی صاحب سے التماس ہے کہ وہ میرے اس تمام مضمون کو اپنے پرچہ میں چھاپ دیں، اور جو چاہیں اس کے نیچے لکھ دیں۔ اب فیصلہ خدا کے ہاتھ میں ہے۔“

مرزا قادیانی نے نہایت آہ و زاری کے ساتھ گڑ گڑا کر اللہ تعالیٰ سے جو فیصلہ طلب کیا تھا اس کا نتیجہ سب کے سامنے آگیا کہ مرزا ۲۵ مئی ۱۹۰۸ء کو رات دس بجے تک چنگا بھلا تھا۔ شام کا کھانا کھایا اور رات دس بجے کے بعد اچانک خدائی عذاب یعنی وبائی ہیضہ میں مبتلا ہوا، اور دونوں راستوں سے غلیظ مواد خارج ہونا شروع ہوا، چند ہی گھنٹوں میں زبان بند ہو گئی اور بارہ گھنٹوں کے اندر ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو ہلاک ہو گیا۔ جبکہ حضرت مولانا شہداء اللہ امرتسری مرحوم و مغفور، مرزا کی ہلاکت کے بعد اکتالیس سال تک ماشاء اللہ زندہ و سلامت رہے۔ اور قیام پاکستان کے بعد ۱۹۴۹ء میں سرگودھا میں واصل بحق ہوئے۔ رحمہ اللہ رحمتہ واسعہ۔

اس خدائی فیصلے اور مرزا کی منہ مانگی موت نے ثابت کر دیا کہ وہ مفتری اور کذاب تھا۔ مسیح موعود نہیں تھا اور یہ کہ وہ خدا کی طرف سے نہیں بلکہ شیطان کی طرف سے تھا۔

مرزا طاہر صاحب! کیا اس خدائی فیصلہ کے بعد بھی کسی مباہلہ کی ضرورت باقی رہ جاتی ہے؟

۵۔ آج آپ علمائے اُمت کو مباہلہ کے لیے بلاتے ہیں۔ کیا آپ کو یاد نہیں رہا کہ نصف صدی تک آپ کے ابا مرزا محمود کو مباہلہ کے مسلسل چیلنج دیتے چلتے رہے اور مرزا محمود نے ان میں

سے کسی ایک کا سامنا کرنے کی جرأت نہیں کی۔ اس کی بھی چند مثالیں سن لیجئے:

الف: مولانا عبدالکرم مبارک نے مرزا محمود پر بدکاری کا الزام لگایا، اسے بار بار مبارک کا چیلنج دیا، اور اس کے لیے 'مبارک' نامی اخبار جاری کیا۔ مرزا محمود نے مبارک کا چیلنج قبول کرنے کے بجائے مولانا عبدالکرم کو ظلم و ستم کا نشانہ بنایا۔ ان کا مکان جلادیا گیا، ان پر قاتلانہ حملہ کرایا گیا اور بالآخر ان کو قادیان چھوڑنے پر مجبور کر دیا۔

اگر مرزا محمود میں حق و صداقت کی کوئی رتی تھی تو اس نے مولانا عبدالکرم مبارک کا چیلنج کیوں قبول نہیں کیا۔ مولانا عبدالکرم مرحوم کی بہن سکینہ، جو مرزا محمود کے گناہ کا تختہ مشق بنی، شاید آج زندہ ہے۔

ب: عبدالرحمن مصری مرزا محمود کا ایسا وفادار اور مقرب مُرید تھا کہ مرزا محمود کی غیر حاضری میں وہ قادیان میں قائم مقام خلیفہ تک بنایا گیا، غالباً ۱۹۳۶ء میں مرزا محمود نے اس کے لڑکے کو اپنی ہوس کا نشانہ بنایا۔ عبدالرحمن مصری نے مرزا محمود سے اس معاملہ کی تحقیقات کے لیے جماعت کے چند سرکردہ افراد پر مشتمل کمیشن مقرر کرنے کا مطالبہ کیا، جس کے سامنے وہ اپنے الزامات ثابت کر سکے۔ مرزا محمود نے اس مطالبہ کو تسلیم کرنے کے بجائے عبدالرحمن مصری اور اس کے ساتھی فخر الدین ملتانوی کو ظلم و جور کا نشانہ بنایا، ملتانوی کو قتل کر دیا گیا اور مصری پر نقص امن کے تحت مقدمات دائر کر دیئے گئے۔ عبدالرحمن مصری نے عدالتِ عالیہ لاہور میں بیان دیتے ہوئے کہا:

”موجودہ خلیفہ سخت بدچلن ہے، یہ تقدس کے پردہ میں عورتوں کا شکار کھیلتا ہے۔

اس کام کیلئے اس نے بعض مردوں اور بعض عورتوں کو بطور ایجنٹ رکھا ہوا ہے، انکے

ذریعہ یہ معصوم لڑکیوں اور لڑکوں کو قابو کرنا ہے۔ اس نے ایک سوسائٹی بنائی ہوئی

ہے۔ اس میں مرد اور عورتیں شامل ہیں۔ اور اس سوسائٹی میں زنا ہوتا ہے۔“

عبدالرحمن مصری نے مرزا محمود کے نام ایک خط میں بھی لکھا تھا:

”میں آپ کے پیچھے نماز نہیں پڑھ سکتا۔ کیونکہ مجھے مختلف ذرائع سے یہ علم ہو چکا ہے کہ آپ جہنمی ہونے کی حالت میں ہی بعض دفعہ نماز پڑھانے آجاتے ہیں“

ان تمام غلیظ الزامات کے باوجود مرزا محمود کو عبدالرحمن مصری کا سامنا کرنے کی جرأت نہ ہوئی اور اسے مصری کی دعوت کو قبول کرنا موت سے بدتر نظر آیا۔ کیا اس سے کھلے طور پر یہ نتیجہ نہیں نکلتا کہ اس کا انگ انگ اور بند بند نجس تھا۔ اور کیا اس کے بعد بھی کسی عقلمند کو اس کے ٹھجوٹا اور نجس ہونے میں کوئی شبہ رہ سکتا ہے۔

ج۔ پھر آپ ہی کی جماعت کے ایک مخوف مجروحہ نے ’حقیقت پسند پارٹی‘ تشکیل دی جس نے مرزا محمود پر سنگین اخلاقی الزامات عائد کیے۔ انہوں نے تاریخ ’محمودیت‘ نامی کتاب لکھی جس میں مرزا محمود کی بدکاریوں پر ۲۸ قادیانی سردوں اور محدثوں کی مؤکد بغذاب حلیفہ شہادتیں قلم بند کی گئیں۔ اور ان حلیفہ شہادتوں میں یہاں تک لکھا گیا کہ مرزا اپنی بیٹیوں کی بھی عصمت دری کرتا ہے۔ اور یہ کہ اپنی آنکھوں کے سامنے اپنی بیوی سے بدکاری کرتا ہے۔ تاریخ ’محمودیت‘ میں مرزا محمود کو مباہلہ کا چیلنج دیا گیا۔ اور ان مؤکد بغذاب حلیفہ شہادتوں کے مقابلہ میں اس سے مؤکد بغذاب حلف اٹھانے کا مطالبہ کیا گیا۔

پھر یہی مضمون راحت ملک کی کتاب ”ربوہ کا مذہبی آمر“ میں شیخ مرزا کی کتاب ”شہرہ دم“ میں اور مرزا محمد حسین بی کام کی کتاب ”منکرین ختم نبوت کا انجام“ میں دہرایا گیا۔ اور مرزا محمود سے حلف مؤکد بغذاب کے ساتھ ان واقعات کی تردید کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔ لیکن مرزا محمود نے ان میں سے کسی چیلنج کا جواب نہ دیا اور اس پر سکوت مرگ طاری رہا۔ البتہ اپنے بھولے بھالے خوش عقیدہ مُردوں کو ان کتابوں کے نہ پڑھنے کا ’سرکاری فرمان‘ جاری کر دیا۔ کیا اہل عقل اس سے یہ نتیجہ اخذ نہیں کریں گے کہ مرزا محمود کے اخلاقی خط و خال وہی تھے جو ان کتابوں میں حلیفہ شہادتوں کے ذریعہ بار بار دہرائے گئے ہیں۔ مرزا طاہر صاحب! کیا اسی ’خاندانی تقدس‘ کے بل بوتے پر آپ علمائے امت کو مباہلہ کی دعوت دینے سے روکتے ہیں؟

بادۂ عصیاں سے دامن تربہ تر ہے شیخ کا

اس پہ دعویٰ ہے کہ اصلاحِ دو عالم ہم سے ہے

مرزا طاہر صاحب! اگر آپ کا خیال ہے کہ آپ کے باپ پر ”حقیقت پسند پارٹی“ کے الزامات غلط ہیں، تو آپ نے ان کے مطابق حلف منکرکہ لعذاب اٹھا کر ان الزامات کی تردید کرنے اور مباہلہ کرنے کی جرأت آج تک کیوں نہیں کی؟

د: آپ کی جماعت میں کسی اور کو معلوم ہو یا نہ ہو لیکن آپ کو تو یقیناً معلوم ہو گا کہ آپ کے آبا کی موت کن عبرت ناک حالات میں ہوئی، اور وہ اپنی زندگی کے آخری گیارہ سالوں میں ایک طویل عرصہ تک کس طرح مرقعِ عبرت بنا رہا۔ خصوصاً اس کے آخری دورِ ایام میں اس کی کیفیت کیا تھی؟ اور اس کی موت کیسی عبرت ناک ہوئی۔

اور پھر یاد ہو گا کہ آپ کے بڑے بھائی مرزا ناصر کی ناگہانی موت کس طرح واقع ہوئی۔ آپ کے اسلام آباد کے ”قصرِ خلافت“ کے سامنے ہونے والے جلسہ میں شیر ختم نبوت رفیقِ محترم مولانا اللہ وسایا زید مجدہ نے آپ کی ہمشیرہ صاحبہ کا جو خط پڑھ کر مٹایا تھا۔ اس کا کیا مضمون تھا جس کو سن کر مرزا ناصر صدمہ کی تاب نہ لا سکا اور یکایک اس کی حرکتِ قلب بند ہو گئی؟ مرزا طاہر صاحب! کیا اپنے بھائی، اپنے باپ اور اپنے دادا کی عبرت ناک موتوں کو بخیر خود دیکھنے اور سننے کے بعد بھی آپ کے لیے کسی مزید سامانِ عبرت کی ضرورت ہے کہ آپ علمائے اُمت سے مباہلہ کرنے چلے ہیں؟ کیا آپ یہ دعا کرنے کی جرأت کریں گے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو آپ کے باپ اور دادا کی سی موت نصیب کرے؟

۶۔ رفیقِ محترم جناب مولانا منظور احمد صاحب چنیوٹی مدظلہ العالی آپ کے آبا مرزا محمود کو اس کی زندگی میں ہر سال مباہلہ کی دعوت دیتے رہے۔ اس کی عبرت ناک موت کے بعد آپ کے بھائی مرزا ناصر کو ہر سال مباہلہ کا چیلنج دیتے رہے۔ اور اس کی ناگہانی موت کے بعد خود آپ کو بھی التزام کے ساتھ ہر سال مباہلہ کی کھلی دعوت دیتے رہے۔ انہوں نے متعدد بار دو میلے ہال



لندن میں بھی آپ کو دعوت دی۔ لیکن آپ کے باپ کو، آپ کے بھائی خواہر خود آپ کو آج تک اس چیلنج کا سامنا کرنے کی جرأت نہیں ہوئی۔ کیا اس کا صاف صاف مطلب یہ نہیں کہ آپ کو اپنے اور اپنے باپ دادا کے جھوٹا ہونے کا حق یقین ہے۔ مرزا ظاہر صاحب! علمائے امت کو مباہلہ کا چیلنج دینے سے پہلے کیا آپ کا فرض نہیں تھا کہ آپ یہ تمام قرضے ادا کر دیتے جو آپ کے اور آپ کے باپ دادا کے ذمہ واجب الادا ہیں؟

آپ نے اس فقیر کو مباہلہ کی دعوت دی ہے، یہ فقیر اس کے لیے بسر و چشم حاضر ہے لیکن مباہلہ کا وہ طریقہ نہیں جو آپ نے اختیار کیا ہے اور جس کی آپ نے علمائے امت کو دعوت دی ہے کہ وہ بھی آپ کی طرح گھر بیٹھے آپ پر لعنتیں بھیجتے رہیں اور اخباروں اور رسالوں میں لعنت کی پتنگ بازی کرتے پھریں۔ گھر بیٹھ کر چرخہ چلانا عورتوں کا مشغلہ ہے اور کاغذی پتنگ بازی بچوں کا کھیل ہے۔

مباہلہ کا طریقہ وہ ہے جو قرآن کریم نے آیت مباہلہ میں بیان فرمایا ہے کہ دونوں فریق اپنی عورتوں، بچوں اور اپنے متعلقین کو لے کر میدان میں نکلیں، چنانچہ اس آیت کی تعمیل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نصاریٰ انجuran کے مقابلے میں نکلے اور ان کو نکلنے کی دعوت دی۔ اور خود آپ کا دادا مرزا غلام احمد قادیانی حضرت مولانا عبدالحق غزنوی مرحوم و مغفور کے مقابلہ میں عید گاہ امرتسر کے میدان میں نکلا۔

اگر آپ اس فقیر کو مباہلہ کی دعوت دینے میں سنجیدہ ہیں تو بسم اللہ! آیت مرد میدان بن کر میدان مباہلہ میں قدم رکھیے۔ تاریخ، وقت اور جگہ کا اعلان کر دیجیے کہ فلاں وقت فلاں جگہ مباہلہ ہوگا۔ پھر اپنے بیوی بچوں اور متعلقین کو ساتھ لے کر مقررہ وقت پر میدان مباہلہ میں آیتے۔ یہ فقیر بھی انشاء اللہ اپنے بیوی بچوں اور متعلقین کو ساتھ لے کر وقت مقررہ پر پہنچ جائے گا۔

اور بندہ کے خیال میں مباہلہ کے لیے درج ذیل تاریخ، وقت اور جگہ سب سے زیادہ

موزوں ہوگی۔

تاریخ : ۲۳ مارچ ۱۹۸۹ء

دن : جمعرات

وقت : دو بجے بعد از نمازِ ظہر

جگہ : مینارِ پاکستان لاہور

میں نے اس کو بہترین تاریخ، وقت اور جگہ اس لیے کہا کہ آپ کو یاد ہو گا کہ آپ کے دادا سیلمہ پنجا  
مرزا غلام احمد قادیانی نے ۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء کو لدھیانہ میں اپنی دجالی بیعت کا سلسلہ شروع  
کیا تھا۔ گویا ۲۳ مارچ ۱۹۸۹ء کی تاریخ آپ کے مسیح و دجال کی صد سالہ تقریب ہے اور اس نے  
لدھیانہ میں سلسلہ بیعت کا آغاز کیا تھا، میدانِ مہابہ میں آپ کا مقابلہ بھی لدھیانوی سے ہو گا  
۔۔۔ اس طرح بابِ لڈ پر مسیح و دجال کو قتل کیا جائے گا۔ ظہر کے بعد کا وقت میں نے اس لیے  
تجویز کیا کہ حدیثِ نبویؐ کے مطابق اس وقت فتح و نصرت کی ہوائیں چلتی ہیں۔ اور جگہ کے لیے  
مینارِ پاکستان کا تعین اس لیے کیا ہے کہ پاکستان میں اس سے بہتر اور کشادہ جگہ اجتماع کے  
لیے شاید کوئی اور نہیں ہوگی۔ علاوہ ازیں ۲۳ مارچ کی تاریخ یومِ پاکستان بھی ہے۔ یومِ پاکستان  
کو مینارِ پاکستان پر اجتماع نہایت مناسب ہے۔ تاہم مجھے اس تاریخ و وقت اور جگہ پر اصرار نہیں  
بلکہ تاریخ، وقت، اور جگہ کی تعیین کو آپ کی صوابدید پر چھوڑتا ہوں۔ آپ جو تاریخ، وقت اور  
پاکستان میں مقامِ مہابہ مناسب سمجھیں، تجویز کر کے مجھے اطلاع دیں۔

یہ فقیر امتِ محمدیہ کا ادنیٰ ترین خادم ہے اور آپ چشمِ بد دور "امامِ جماعت احمدیہ" ہیں۔  
اس فقیر کو اپنے ضعف و قصور کا اعتراف ہے اور آپ کو اپنی امامت و زعامت اور تقدس پر نازیبا  
لیکن اکھ لڈ ثم الحمد للہ یہ فقیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلاموں کا ادنیٰ غلام ہے۔ اور آپ جھوٹے  
مسیح کے پناہ میں ہیں۔ یہ فقیر سیدہ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے دامنِ رحمۃ اللعالمین سے وابستہ ہے۔  
اور آپ دورِ حاضر کے مسلکِ کذاب کے مددگار ہیں۔ یہ فقیر اپنی کلامی اعترافِ تقصیر لے کر

میدانِ مباہلہ میں قدم رکھے گا۔ آپ اپنی امامت و زعامت اور تقدس پر باز کرتے ہوئے آیتے،  
میں حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا علم اٹھائے ہوئے آؤں گا۔ آپ مرزا  
غلام احمد قادیانی کی جھوٹی نبوت و سیاحت کا سیاہ جھنڈا لے کر آیتے۔

آیتے! اس فقیر کے مقابلہ میں میدانِ مباہلہ میں قدم  
رکھیے اور پھر میرے مولائے کریم کی غیرت و جلال اور  
تہری تجلی کا کھلی آنکھوں تماشا دیکھیے۔ آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم نے نصاریٰ نجران کے بارے میں فرمایا تھا کہ  
اگر وہ مباہلہ کیلئے نکل آتے تو ان کے درختوں پر ایک  
پرندہ بھی زندہ نہ بچتا۔

آیتے! آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک ادنیٰ  
اتنی کے مقابلہ میں میدانِ مباہلہ میں نکل کر آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا اعجاز ایک بار پھر دیکھ لیجیے۔

اس ناکارہ کا خیال ہے کہ آپ آگ کے اس سمندر میں گودنا کسی حال میں قبول نہیں کریں گے، اپنے  
باپ دادا کی طرح ذلت کی موت مزایا نہ کریں گے، لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس

مالاتی امتی کے مقابلہ میں میدانِ مباحلہ میں اترنے کی جرأت نہیں کریں گے۔

۸۔ یہ ذکر کر دینا ضروری ہے کہ اس ناکارہ کو یاد گیر علمائے امت کو آپ سے یا آپ کے باپ دادا سے کوئی ذاتی عناد نہیں۔ نہ کسی جائیداد کا جھگڑا ہے۔ نہ کسی ریاست کا تنازع ہے۔ واللہ العظیم ہم آپ کے خیر خواہ ہیں اور نہایت درد مندی و دل سوزی سے چاہتے ہیں کہ آپ دوزخ کی آگ سے بچ جائیں۔ مرزا قادیانی کے دجل و فریب اور مکاری و عیاری کی دھجٹیاں اس لیے بکھیرتے ہیں تاکہ امتِ محمدیہ کے ایمان کو بچایا جاسکے اور آپ کی جماعت کے افراد کو دوزخ کی جلتی آگ سے نکالا جاسکے۔ خدا شاہد ہے کہ ہمارا یہ عمل محض رضائے الہی کے لیے اور آپ کی اور امتِ محمدیہ کی خیر خواہی کے لیے ہے۔ ہماری یہ خیر خواہی آپ لوگوں کو مرنے کے بعد معلوم ہوگی۔ میں آج پھر آپ سے اور آپ کی جماعت کے ایک ایک فرد سے نہایت اخلاص و خیر خواہی اور دل سوزی و درد مندی کے ساتھ کہتا ہوں کہ آپ لوگ راستے سے بھٹک گئے ہیں، مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود نہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جس مسیح کے قُرب قیامت میں آنے کی خبر دی ہے وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں حضرت مسیح علیہ السلام نے فرمایا تھا:

”خبردار! کوئی تم کو گمراہ نہ کر دے، کیونکہ بہتر سے میرے نام پر آئیں گے اور کہیں گے میں مسیح ہوں اور بہت سے لوگوں کو گمراہ کریں گے۔“ (متی ۲۴: ۲۴-۱۵)

مرزا غلام احمد قادیانی بھی انہی لوگوں میں سے تھا جنہوں نے مسیح ہونے کا دعویٰ کر کے بہت سے لوگوں کو گمراہ کیا۔ مرزا غلام احمد نے یا آپ لوگوں نے جو تاویلات ایجاد کر رکھی ہیں وہ محض نفس و شیطان کا دھوکہ ہے۔ یہ تاویلیں نہ قبر میں منکونیکر کے آگے چلیں گی اور نہ فردائے قیامت میں دادِ محشر کے سامنے کام دیں گی:

مرزا طاہر صاحب! آپ کے لیے اپنی امامت و امارت اور خاندانی گدی کو چھوڑ کر حق کا اختیار کرنا بے شک مشکل ہے، لیکن اگر آپ محض رضائے الہی کے لیے حق کو اختیار کر لیں تو حق تعالیٰ شانہ آپ کو دنا و آفت میں اس کا سب سے بہترین عطا فرمائیں گے کہ اس کے

مقابلہ میں آپ کی موجودہ ریاست و امارت ہیج در ہیج ہے۔ اور اگر آپ نے ریاست کو حق پر ترجیح دی تو مرنے کے بعد ایسی ذلت اور ایسے عذاب کا سامنا کرنا ہوگا جس کے سامنے موجودہ عزت و جاہت لغو لایعنی ہے۔ میں آپ کی جماعت کے تمام افراد سے بھی گذارش کرتا ہوں کہ مرنے سے پہلے توبہ کر لیں، اور میں آپ کو، آپ کی جماعت کو اور ان تمام افراد کو جن کی نظر سے میری یہ تحریر گزرے، گواہ بناتا ہوں کہ میں نے حق و صداقت کا پیغام آپ تک پہنچا دیا، کسی شخص کے دل میں حق طلبی کا جذبہ ہو اور وہ اپنا اطمینان چاہتا ہو تو اس کو سمجھانے کے لیے تیار ہوں۔

۹۔ آپ نے مجھ سے فرمائش کی ہے کہ میں اپنا جواب اخباروں اور رسالوں میں شائع کر دوں۔ جہاں تک میرے امکان میں ہے میں نے اشاعت کی کوشش کی ہے۔ آپ اگر چاہیں تو اپنے اخبارات و رسائل میں میرا جواب شائع کرا سکتے ہیں۔

۱۰۔ میں نے آپ کو میدانِ مباحہ میں اترنے کی جو دعوت دی ہے چار ہفتے تک اس کے جواب کی کھلت دیتا ہوں۔ اور جواب کے لیے آخری تاریخ یکم جنوری ۱۹۸۹ء مقرر کرتا ہوں۔

۱۱۔ میرا خیال ہے کہ آپ نے دیگر اکابر علماء کے نام بھی مباحہ کا چیلنج بھیجا ہوگا۔ اس لیے یہ عرض کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ علمائے امت کے اس خادم کا جواب سب کی طرف سے تصور فرمائیں۔ ہر ایک کو فرداً فرداً زحمت اٹھانے کی ضرورت نہیں۔

سبحانک اللہ و بحمدک الشہداء للہ والادین استغفرک

والقرب الیک۔ ولا تغرب عننا ان الحمد لله رب العالمین





# توجہ فرمائیے

ٹرسٹ کسی قسم کا کوئی چندہ وصول نہیں کرتا اور نا ہی کسی کو ایسا کرنے کا اختیار ہے۔  
 البتہ کار خیر اور صدقہ جاریہ میں شرکت کے لئے دعوت عام ہے تبلیغ دین اور اصلاح معاشرہ کی کوشش کرنا  
 فی زمانہ فرض عین ہے جو اصحاب غیر حصہ لینا چاہیں براہ راست بذریعہ بینک ڈرافٹ اور منی آرڈر اپنے  
 عطیات روانہ کر سکتے ہیں یا ہمارے اکاؤنٹ نمبر ۵۵، حبیب بینک لیمنڈ لیبیلڈ ماکیٹ براچ نیشنل روڈ  
 کراچی میں جمع کر سکتے ہیں۔ کراچی سے باہر کے چیک قبول نہیں کئے جائیں گے۔

جو اصحاب ہر ماہ رسائل کے طالب ہوں وہ کنیت اختیار کر سکتے ہیں۔ کنیت فارم کے ہمراہ ۱۰ روپیہ  
 سالانہ پاکستان میں ۱۰-۵ روپیہ سالانہ بیرون پاکستان کے لئے ضروری ہیں زیادہ جو بھی ہو وہ صدقہ جاریہ  
 کے لئے عطیہ ہوگا۔ عطیہ کنیت کسی قسم کی فیس یا رسائل کا بدلہ نہیں بلکہ صدقہ جاریہ میں شرکت ہے اس کا  
 مقصد صرف رضاء الہی کا حصول ہونا چاہیے۔ یہ مدحیرات ہے۔

یہ رسائل رعایتی قیمت پر حاصل کر کے اپنے مقلد احباب برادری اور طلباء میں تقسیم کیجئے۔ دین کا علم سیکھنے  
 اور سکھانے کا یہ سہل طریقہ ہے اختلاف مسلک سے دور رہ کر دین کی بنیادی تعلیمات پیش کی جاتی ہیں۔  
 اراکین کو ماہ اُردو رسائل نے طبع شدہ روانہ کئے جاتے ہیں، پہلے شائع شدہ رسائل یا انگریزی،

سندھی، عربی، فارسی، پشتو، بلوچی اور گجراتی تراجم رعایتی قیمت ادا کر کے طلب کئے جاسکتے ہیں۔ چند رسائل  
 درکار ہوں تو ڈاک منگوا کر بھیج کر منگوا سکتے ہیں زیادہ تعداد میں ضرورت ہو تو رجسٹرڈ پارسل طلب کیجئے  
 جس کے لئے رقم منی آرڈر یا بینک ڈرافٹ سے ارسال کیجئے۔ وی پی بھی طلب کیا جاسکتا ہے ایک صد روپے  
 سے کم کی فرمائش پر ڈاک خرچ آپ کو ادا کرنا ہوگا فہرست میں رعایتی نرخ فی سینکڑہ درج ہیں لیکن  
 آپ ایک رسالہ بھی اسی قیمت پر طلب کر سکتے ہیں۔ لائبریریوں کے لئے بھی یہی طریقہ کار ہے۔

ٹرسٹ تجارتی ادارہ نہیں ہے یہ صرف تبلیغ و اصلاح کے لئے سرگرم عمل ہے رعایتی قیمت پر کتب رسائل  
 کی ترسیل ان حضرات کے لئے ہے جو انہیں فی سبیل اللہ تقسیم کریں اور تبلیغ دین کے لئے کوشاں ہوں  
 یہ طریقہ کار محض خدمت و تعاون کے جذبہ کے تحت اپنا یا گیا ہے آپ اپنے ذوق کے مطابق حصہ  
 لے سکتے ہیں۔

اس اعلان کے ساتھ سابقہ تمام اعلانات منسوخ تصور کئے جائیں۔ یکم جولائی ۱۹۸۶ء

صدیقی ٹرسٹ نسیم پلازا نزد اسپیلہ چوک نشتر روڈ کراچی ۵

# صدیقی ٹرسٹ کی شائع کردہ کتب

۱۰/-	مولانا محمد منظور نعمانی	۲۱	قادیانی کیوں کمان نہیں	۲۵/-	ڈاکٹر محمد عبدالحی صدیقی عارفانہ	۱	اسٹوڈنٹس انکرمینٹل سوسائٹی
۱۰/-	شیخ الحدیث محمد زکریا	۲۲	فضائل تجارت	۱۲/-	۔۔۔۔۔	۲	احکام بیت
۸/-	۔۔۔۔۔	۲۳	آئم الاعراض	۱۵/-	۔۔۔۔۔	۳	اقادات عارفیہ
۵/-	عکیم انیس احمد صدیقی	۲۵	مسکب اعتدال	۸/-	ہتم دم۔۔۔	۔۔۔	۔۔۔
۳/-	۔۔۔۔۔	۲۶	بائبل کی تالیف ترجمان پر تحقیقی نظر	۵/-	۔۔۔۔۔	۴	رسوبات مرگ و مرگ
۱۰/-	مفتی رشید احمد صاحب	۲۷	ترک پنکرات و بٹل	۶/-	۔۔۔۔۔	۵	بیت کا ترکہ اور اسکی تقسیم
۴/-	مولانا ابوالکلام آزاد	۲۸	شبید اعظم	۳/-	۔۔۔۔۔	۶	انقباض خصوصی
۴/-	مولانا سلیم اللہ خان صاحب	۲۹	اسماء البدرین	۳۰/-	جسٹس انکریمنٹل الزمن	۷	قرآن حکیم اور چار زندگی
۸/-	مولانا محمد امین دہوی	۳۰	تعلیم القرآن	۲۰/-	پروفیسر ڈاکٹر احسان الحق	۸	یہودیت اور مسیحیت
۱۰/-	شیخ احمد مدنی	۳۱	دارالعلوم کے مسائل	۵۰/-	ڈاکٹر نادر رضا صدیقی	۹	مسیحیت پاکستان میں
۳/-	ساتھ آئی اور ری آزمائی محمد سعید	۳۲	آزادی و سرفرازی کا بیانیہ	۱۵/-	پروفیسر غازی احمد دینی کٹر لال	۱۰	بین الظلمات الی النور
۲/۵۰	مفتی عبدالرؤف کھوسو	۳۳	مسائل وضو	۲۵/-	سنگی	۔۔۔	۔۔۔
۲/۵۰	۔۔۔۔۔	۳۴	مسائل غسل	۳۳/-	منشی عبدالرحمن خاں	۱۱	خلفاء راشدین کی ولایت
۲/۵۰	۔۔۔۔۔	۳۵	مسائل صیام	۳۰/-	۔۔۔۔۔	۱۲	احکام قرآنی
۲/۵۰	۔۔۔۔۔	۳۶	مسائل اعتکاف	۲۰/-	۔۔۔۔۔	۱۳	بصائر قرآنی
۳/-	عکیم الامت حضرت تھانوی	۳۷	اعمال کا بدلہ	۲۰/-	۔۔۔۔۔	۱۴	تعارف قرآنی
۲/-	مولانا سلیم اللہ خان صاحب	۳۸	ارشاد قدسی (مجموعہ احادیث)	۵/-	۔۔۔۔۔	۱۵	صحابہ کبار حضرت علیؑ کی نظر میں
۶/-	مستر وب کے بیچر	۳۹	مستر وب کے بیچر	۱۲/-	۔۔۔۔۔	۱۶	بازار شوش
۱۰/-	مولوی محمد یوسف تھانوی	۴۰	قراۃ المستقیمین - وثیقہ الوارثین - مولوی محمد یوسف تھانوی	۸/-	طالب الماشی	۱۷	آئینات المؤمنین
۵/-	حضرت مولانا احمد علی لاہوری	۴۱	فہرست مضامین قرآنیہ	۴/-	۔۔۔۔۔	۱۸	بنات طاہرات
۵/-	اقادات حضرت شاہ عبدالغفور الہادی	۴۲	الوزار غفورہ عزیزہ	۶/-	۔۔۔۔۔	۱۹	وہو عرب بالگاہ ولایت میں
۳/-	منشی عبدالرحمن خان	۴۳	حقیقت حدیث	۳۰/-	منشی عبدالرحمن خاں	۲۰	قسطی انکریمنٹ
۱۲/-	مولانا محمد منظور نعمانی	۴۴	اسلام کیا ہے؟	۱۲/-	اسد الحق دین شاہ	۲۱	قانون الصلوٰۃ

صدیقی ٹرسٹ نسیم پلازا السبیلہ چوک نشتر روڈ کراچی پاکستان